بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۱ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۹ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۱۱ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۸۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۰ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کو رات کھانسی کی بہت تکلیف رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قادیان ۱۰ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان اور آنکھ میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

سیدہ امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیرالمومنین کی طبیعت کئی روز سے خراب ہے۔ آج کی حالت یہ ہے۔ کہ منہ میں حلق تک چھالے ہیں۔ آنکھوں میں اندھیرا رہتا ہے۔ اور سر میں چکر ہیں جسم میں ورم بھی ہے۔ احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

اتحاد بین المسلمین کی صحیح راہ

معاصر احسان مسلمانوں کی ہمدردی کے پیش نظر بعض اچھے اچھے مضامین لکھتا اور عمدہ تحریکات کرتا رہتا ہے۔ ہر محب قوم ان مضامین کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ہم بھی گاہے گاہے اپنے کالموں میں ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ نیک نیتی سے یہ سب کچھ لکھ رہا ہے۔ ان خامیوں کی طرف اپنے معاصر کو متوجہ کرتے رہتے ہیں۔ جو اس کی تحریکات کی کامیابی میں روک ہیں۔ اور اُسے ایسی راہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو منزلِ مقصود پر پہنچا سکتی اور سو فی صدی کامیاب راہ ہے۔ اور امید ہے معاصر موصوف ہماری گذارشات پر ضرور غور کرے گا۔

۷ اگست کے پرچہ میں معاصر احسان نے "اتحاد بین المسلمین" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"جب قرآن حکیم کی تجلیات اکناف عالم میں جلوہ ریز ہوئیں۔ اس وقت آیاتِ ربانی کا سب سے بڑا پیام یہ تھا۔ کہ مسلمان صرف ایک وسیع برادری میں پروئے جائیں۔ تشتت و افتراق کی یہ خانہ جنگی دور ہو۔ جہالت کے سارے رشتے کٹ جائیں۔ اور انسانیت جواب تک انسانوں کی حالت پر ماتم کر رہی تھی۔ ایک بار پھر خندہ زن ہوئی۔ اور ساری بدلیاں چھٹ گئیں۔ انسان ایک دوسرے سے شیر و شکر کی طرح گھل مل گئے چنانچہ اخوت اسلامیہ کے ایک ایسے زریں باب کا افتتاح کیا گیا۔ کہ آدم سے لیکر اسوقت تک دنیا نے یہ نظارہ نہیں دیکھا تھا" اور اس کے بعد اب کیا ہے۔ "صرف ساڑھے تیرہ سو برس گذرنے پر ہم مسلمان ایک دوسرے سے اسقدر دور چلے گئے ہیں۔ اور آج مسلمانوں پر چاروں طرف سے یورش ہو رہی ہے اور مسلمان الگ الگ ہو کر کھڑا ہے" وغیرہ وغیرہ

یہاں تک تو بات ٹھیک تھی۔ اور معاصر موصوف نے جو کچھ لکھا صحیح لکھا۔ لیکن مشکل اس سوال کے آخری حصہ کا حل ہے۔ اور اس مرحلے پر معاصر موصوف نے پھر ٹھوکر کھائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

"ہم اس سلسلہ میں مایوس نہیں۔ اور عملی طور پر عرضداشتیں پیش کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں ہم تبلیغی ادارہ اور علمائے کرام سے تعاون کیلئے مشورہ پیش کر چکے ہیں"

مسلمانوں میں باہم جو اختلافات ہیں۔ انکی شدت کا کسے علم نہیں۔ ان اختلافات کو اگر ایسی عرضداشتیں دور کر سکتیں۔ تو رونا ہی کیا تھا۔ اور پھر معاصر احسان اور تمام دوسرے دردمند مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں نہایت ہی شدید اختلافات اور عداوتوں کو دور کرنے کے لئے پہلے جو راہ تجویز فرمائی۔ اور جسکی کامیابی کا ہر ایک کو اعتراف ہے دوبارہ اسی راہ کی طرف وہ کیوں نہیں آتے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے پھر اسے کھول دیا ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شاگرد آ کر پھر اسی لائن پر کام کرنے لگے۔ اور پھر اسطرح اخوت اسلامیہ کو زندہ کر دے تو انہیں اس پر ایمان لانے میں کیوں تامل ہو۔ ہم جب وہ مقصد حاصل ہو رہا ہے جس کا حصول انکی دلی آرزو ہے۔ تو پھر اس سے دور رہنے کا کیا مطلب؟

مقامِ عبودیت

مقام عبودیت تمام مقامات قرب الٰہی سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور کمالات انسانی کے دائرہ میں مقام عبودیت سے بڑھ کر اور کوئی مقام نہیں۔ یہ مرتبہ انبیاء علیہم السلام کے سوا اور کسی کو کمال کے درجہ تک نصیب نہیں ہوا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو سید الانبیاء اور افضل الرسل ہیں۔ آپ کی ذات اقدس مقام عبودیت میں تمام بنی نوع کی نسبت اعلیٰ ترین اور ارفع ترین شان سے جلوہ گر ہے۔

عبادت کے معنے اعلیٰ درجہ کی تعظیم کے ساتھ لوازم عبودیت کامل طور پر بجالانے کے ہیں۔ عبادت کے لئے چار چیزوں کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ (۱) یقین کامل (۲) حقیقی علم (۳) خشوع و خضوع (۴) عشق یا کامل محبت۔ پس صحیح معنوں میں عبد وہی شخص کہلا سکیگا۔ جو عشق الٰہی میں گداز ہو چکا ہو۔ اور جو نشۂ عشق میں چُور ہو کر فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچ گیا ہو۔ اسی بناء پر انسانی معراجِ کمالات میں مقام عبودیت انتہائی درجہ کا نام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن حکیم میں عبد فرمایا ہے جیسے فرمایا:۔ وان کنتم فی ریب مما نزّلنا علیٰ عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہدآءکم من دون اللہ اِن کنتم صٰدقین (بقرہ ع ۳)

اس آیت شریفہ میں عبد کا لفظ صریحًا اس بات کا اشارہ کر رہا ہے۔ کہ نبوت کا اعلیٰ مقام عبودیت پر منحصر ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس مقام کے انتہائی درجہ تک ظاہری و باطنی ارتفاع حاصل ہے

دوسری آیت شریفہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عبد کے لفظ سے یاد فرمایا ہے:۔ سبحان الّذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہٗ من اٰیٰتنا انّہٗ ھو السمیع البصیر (بنی اسرائیل ع ۱)

اس آیت میں بھی لفظ عبد سے اس طرف اشارہ ہے کہ معارف و اسرارِ ربانیہ تک عروج کرنا مقام عبودیت تک ترقی کئے بغیر غیر ممکن ہے۔

پھر فرمایا:۔ تبارک الذی نزّل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرًا (فرقان) یعنی کیا ہی بابرکت ہے وہ ذات پاک جس نے یہ قرآن اپنے عبد (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس لئے اتارا ہے کہ وہ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو۔ فرقان کا نزول عبد پر ہونا۔ عبد کی حقیقی شان اور مرتبہ کو نہایت وضاحت سے ظاہر کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام عبودیت کی ارفع ترین شان کا اظہار کرتا ہے۔ ایسے ہی سورہ کہف میں فرمایا۔ الحمد للّٰہ الّذی انزل علیٰ عبدہ الکتٰب ولم یجعل لہ عوجًا۔ یہاں بھی قرآن کریم کا نزول اپنے عبد محمد مصطفےٰ صلی اللہ پر کرنے سے عبد کی انتہائی رفعت اور بلند ترین شان کا پتہ لگتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل عبودیت کی اعلےٰ وارفع شان کا بدیہی ثبوت ہیں۔ اب میں عرض کرتا ہوں کہ مقام عبودیت کس طرح اور کن حالات میں حاصل ہوتا ہے۔ اس کے متعلق سورۂ فجر کی آخری آیات میں مقام عبودیت کو نہایت وضاحت سے انسان کے روحانی کمال کا انتہائی درجہ بتایا گیا ہے۔ فرمایا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃً مرضیۃ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی۔ یعنی اے وہ نفس اپنی تلاش کی انتہا کو پہونچ کر اپنے رب کے دروازے پر دھونی رما کر بیٹھ گیا۔ اور یہ یقین کر بیٹھا کہ جس نعمت کو میں نے حاصل کرنا تھا حاصل کر چکا۔ اور اب مزید تلاش کی ضرورت نہیں رہی۔ تو اب واپس آجا۔ اس حالت میں کہ تو اپنے رب سے راضی ہو گیا۔ اور تیرا رب تجھ سے راضی ہو گیا۔ یعنی کمال اتحاد تجھ کو حاصل ہو گیا۔ کہ نہ تو اسے چھوڑ سکتا ہے۔ اور نہ وہ تجھے چھوڑ سکتا ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ اے میرے ساتھ انتہائی تعلق قائم رکھنے والے انسان۔ اب تو میرے عباد (بندوں) میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ اس میں یہ بات بھی خاص طور پر بتائی ہے۔ کہ عبودیت اور جنت راضیۃً مرضیۃ کی حالت کے تابع ہیں بندہ کی رضا کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ نفس مطمئنہ والی رضا ہے۔ یعنی اس انسان والی رضا ہے جو دھرنا مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور ہلنے کا نام نہیں لیتا۔ پس اسی رضا کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کی رضا بھی مطمئن ہوگی۔ یعنی کبھی اس میں تغیر نہ ہوگا۔

اب میں عبد کے متعلق ایک حدیث قدسی لکھتا ہوں۔ جو صادق عبد مومن کی حالت پر روشنی ڈالتی ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث قدسی میں فرماتے ہیں۔ لا یزال عبدی المومن یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ احبہ فاذا احببتہ کنت وسمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ الذی یمشی بھا وفی لفظ وبی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یعقل یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا عبد مومن میری طرف قرب حاصل کرتا ہے نفلوں کے ادا کرنے سے اس کو یہاں تک تقرب میں ترقی ہوتی ہے۔ کہ میں اس عبد مومن سے پیار کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس میں جب اس کو اپنا پیارا بنا لیتا ہوں۔ تو اس کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ لفظ بھی زائد کئے ہیں۔ کہ وہ مجھ سے سنتا ہے۔ مجھ سے دیکھتا ہے۔ مجھ سے پکڑتا ہے۔ اور مجھ سے سمجھتا ہے۔ اس حدیث قدسی کے معنی کی تشریح عبد مومن کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھیر دیتی ہے۔ یعنی جب کوئی مبارک انسان اپنی اغراض نفسی اور خواہشات ذاتی سے بالکل علیحدہ ہو کر ذات حق سبحانہ تعالےٰ کی راہوں پر قدم مارتا ہے تو اس کے سارے طریق تقرب الٰہی کی وجہ سے پردۂ نفسانی پھاڑ کر ذات کامل الصفات کا شہود حاصل کرنے کی طرف جھک پڑتے ہیں۔ اس وقت وہ صرف اسی ذات کے دیدار کا مشتاق ہوتا ہے۔ وہ اٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ چلتے پھرتے۔ دن کے اجالے میں رات کے اندھیرے میں مجلس میں تنہائی میں اس کو اسی ایک کی دھن لگی رہتی ہے۔ پس جب روح اپنے اندر اس قدر تقاضائے شدید پیدا کر لیتی ہے۔ اور روح حق کی اس قدر مشتاق ہو جاتی ہے۔ تو پھر قلب انسانی اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ وہ دائم وقائم بے مثل وبے رنگ بے چون وبے چگون ذات اپنی صفات کاملہ کا نور اس میں ڈالے۔ پس یک بہ یک اس فنا اتم پر پہونچتے ہوئے عبد مومن کے مقابل جبکہ اس کی عبودیت اس درجۂ کامل پر پہونچ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کا پرتو ونور اس پر جلوہ نما ہونا شروع ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ عبد اپنے ذاتی تقاضا میں صفات الٰہیہ کا رنگ لے لیتا ہے۔ پھر اس کے جمیع افعال وحرکات خواہ سمع سے تعلق رکھتے ہوں یا بصر سے ہاتھوں سے تعلق رکھتے ہوں یا پاؤں سے محسوسات ہوں یا معقولات انہیں صفات کاملہ کی رنگینی کو دکھلاتے ہیں۔ اس مقام پر پہونچکر اس پر وہ لفظ بولے جاتے ہیں جو حدیث قدسی میں بیان ہوئے۔ گویا خدا کی زندہ قدرت کا یہ انسان (عبد) مظہر ہوتا ہے۔

جب اس طرح سے عبد اپنے نفس سے کھویا جا کر اللہ تعالےٰ کے ساتھ اتصال قائم کرتا ہے تو خدا تعالےٰ کی آواز کو سنتا ہے۔ ایسی آواز کہ زمین وآسمان ٹل جائیں۔ مگر وہ آواز نہیں ٹلتی۔ اس مقام پر پہنچ کر عبد اللہ کے مونہہ سے وہ کلمات نکلتے ہیں جو ظاہر بینوں کے لئے محل استعجاب ہوتے ہیں۔ اور ان کو شیطانی وساوس انکار پر آمادہ کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جس کی نسبت کامل اور قدوس عبد اللہ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا من رانی فقد رأ الحق۔ کہ جس نے مجھ کو دیکھا۔ اس نے خدا کو دیکھا۔ اور اسی امر پر یہ کلام الٰہی وارد ہوا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ اور پھر اسی شان پر یہ آیت ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ یعنی جو لوگ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیعت کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی وہ مقام اور مرتبہ ہے جس کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی باب سوم وچہارم میں فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ یہی وہ درجہ ہے۔ جو بشریت کی سردی اور قبض کو بالکل دور کرتا ہے اور اس حالت کا نام حق الیقین ہے۔ اور یہ مرتبہ محض کامل افراد کو حاصل ہوتا ہے۔ جو تجلیات الٰہیہ کے حلقہ کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل کو خدا سے ایک ذاتی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے جس طرح خدا تعالےٰ اپنے لئے یہ امر چاہتا ہے۔ کہ وہ شناخت کیا جائے۔ ایسا ہی ان کے لئے بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ اس کے بندے اسے شناخت کریں پس اسی غرض سے وہ بڑے بڑے نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر کرتا ہے۔ ایک بڑی علامت کامل تعلق کی یہ ہوتی ہے۔ کہ جس طرح خدا ہر ایک چیز پر غالب ہے۔ اسی طرح وہ ہر ایک دشمن اور مقابلہ کرنے والے پر غالب رہتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ہر ایک جو ان کا مقابلہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے۔ اور ہر ایک جو ان سے عداوت کرتا ہے۔ آخر خاک میں ملایا جاتا ہے۔ اور خدا ان کی ہر بات اور حرکات میں ان کے لباس میں اور مکان میں برکتیں رکھ دیتا ہے۔ اور ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ ان کا وجود مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہزار اپنے تئیں پوشیدہ کریں۔ مگر خدا تعالےٰ ان کو ظاہر کرنا چاہتا ہے دنیا ان کا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہر ایک راہ میں خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں خدا ان کو مدد دیتا ہے۔ اور بسبب اس کے کہ وہ خدا تعالےٰ کی محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں ان کا وجود درمیان میں نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو کہو کہ اے میرے بندو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خدا تمام گناہ بخش دے گا۔ یہاں استعارہ کے رنگ میں یا عباد اللہ کی بجائے یا عبادی کہا گیا۔ پس روحانی طور پر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں۔ کہ وہ اس قدر صفائی حاصل کرے۔ کہ خدا تعالےٰ کی تصویر اس میں کھینچی جائے۔ نیز فرمایا کہ اس جگہ ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے لوگ جن کا خدا تعالےٰ سے کامل تعلق ہوتا ہے۔ قبول فیوض الٰہیہ میں برابر نہیں ہوتے۔ اور ان سب کا دائرہ استعداد فطرت باہم برابر نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی کا کم اور کسی کا زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اور کسی کا اس قدر زیادہ کہ دنیا اس کو شناخت نہیں کر سکتی۔ اور کوئی عقل اس کے انتہا تک نہیں پہونچ سکتی۔ اور وہ اپنے محبوب ازلی کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں۔ کہ کوئی رگ وریشہ ان کی ہستی اور وجود کا باقی نہیں رہتا اور یہ اشخاص ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں۔ بلکہ ان کی شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے۔ کہ فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہیں۔ اور پھر جیسا جیسا ان پر زمانہ گزرتا ہے۔ وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی محبت رسول یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آگ

ترقی پکڑتی ہے۔ اور ان تمام امور میں خدا ان کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہا تک پہونچ جاتی ہے۔ تب وہ نہایت بے قراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں۔ کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو۔ اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔ تب ان کے لئے زمین پر خداتعالےٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خداتعالےٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا۔ اور کسی کو آیندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا۔ مگر انہی کو جو اس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں۔ اور اس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات انہی سے مخصوص ہے۔ کہ حضرت الوہیت کے خاص اسرار ان پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے ان پر منکشف کی جاتی ہیں۔ اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا۔ کہ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ یعنی خدا اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسول کے کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔ کہ میں بموجب آیت کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں۔ کہ خداتعالےٰ نے مجھے اس آخری درجہ میں داخل کرکے وہ نعمت بخشی ہے۔ کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر سے ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔ میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں۔ تو میں خداتعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں نیز فرمایا۔ کہ میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولا فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے۔ کہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال محبت کا طالب ہو جاتا ہے۔ اور پھر بعد اس کے ایک مصطفےٰ اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے جب انسان سچے طور پر خداتعالےٰ سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اس کے لئے قبولیت پھیلائی جاتی ہے۔ اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے۔ اور ایک قوت جذب اسکو عنایت ہوتی ہے۔ اور ایک نور اسکو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے۔ اور تمام دنیا پر اسکو اختیار کر لیتا ہے۔ اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی۔ بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے۔ تب خدا جو اسکے دل کو دیکھتا ہے۔ ایک بھاری تجلی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے۔ اور اسکے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے پس جن کے کان سننے کے ہوں وہ سنیں۔ اور جنکی آنکھیں دیکھنے کی ہوں وہ دیکھیں اور جن کے دل سمجھنے کے ہوں وہ سمجھیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین خاکسار (شیخ) نیاز محمد (رٹائرڈ انسپکٹر پولیس) قادیان

ایک احمدی شہید کے قاتلوں کو سزا

کچھ عرصہ ہوا احباب کرام غلام حیدر صاحب احمدی ساکن سیری ضلع مونگن ضلع ہزارہ صوبہ سرحد کی قتل کی خبر پڑھ چکے ہیں۔ قاتلوں کو عدالت سشن سے سزا ہو گئی ہے۔ ایک کو دس سال دوسرے کو تین سال اور تیسرے کو چھ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ دو ملزمان بری ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ کو بلوہ کا رنگ دے دیا گیا تھا۔ جس کے باعث سزا پھانسی کسی کو نہیں ہوئی۔ خاکسار محمد عرفان احمدی عرائض نویس مانسہرہ ہزارہ

موسم برسات میں ملیریا تخمہ ہیضہ وغیرہ کا عام طور پر احتمال ہوتا ہے معدہ کو درست رکھنے کے لئے اس موسم میں "حیاتین" اور "نمک سلیمانی" استعمال کریں یہ یاد رہے کہ آجکل مسہل لینا مضر ہے۔ البتہ گاہے گاہے ملین ادویہ استعمال کرنا مفید ہیں۔ معدے کی خرابی سے مذکورہ بالا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں حفظ ماتقدم کے طور پر اکسیر ملیریا ضرور استعمال کرتے ہیں۔ اکسیر ملیریا کونین کا مرکب ہے۔ البتہ کونین کے بعض مضرات کو بعض دیگر ادویہ سے رفع کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ملیریا کے جراثیم سوائے کونین کے نہیں مرتے۔ ہاں بعض ادویہ سے کچھ مدت کیلئے بے حس ضرور ہو جاتے ہیں۔ حیاتین ایک روپیہ کی ۲۰ گولیاں نمک سلیمانی ۱۲ بڑی شیشی اکسیر ملیریا عہ کی ۱۶ گولیاں

ملنے کا پتہ: طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوائی

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور اگر ملتی ہے ۱۵-۱۶ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہوتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس ۱۱ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اس سال کی قیمتی اور بہترین جدید تصنیف

یعنی

سیرت حضرت ام المومنین علیہا السلام

ٹھوس معلومات۔ بہت بڑے ریسرچ کا نتیجہ۔ جسے شروع کرکے آپ چھوڑ نہ سکیں گے۔ حضرت ام المومنین علیہا السلام کا صحیح مقام۔ آپ کی خدمات دینی۔ آپ کی سیرت طیبہ۔ مصلح موعود کی بحث۔ دشمنوں کے بہت سے اعتراضات کا دندان شکن جواب یہ سب کچھ۔ اور بہت کچھ آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔

آج ہی اپنا آرڈر دیدیجئے

یہ کتاب صرف اتنی ہی چھپوائی جائے گی۔ جتنے اس کے آرڈر ہوں گے اسلئے آپ اپنا آرڈر آج ہی بھجوا دیجئے۔ ورنہ بعد میں یقیناً آپ کو افسوس ہوگا

ایک ہزار کتاب کے آرڈر بک ہو چکے ہیں

مزید چار ہزار آرڈر بک ہونے چاہئیں۔ قیمت ۲ بغیر محصولڈاک جو پیشگی اپنے آرڈر کے ساتھ ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

شیخ محمود احمد عرفانی الحکم سٹریٹ معرفت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ اکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد دکن

Secundrabad (DN)

درزیوں کی ضرورت

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں ایک ملٹری ٹورسیں کی سلائی کا کارخانہ عرصہ زائد از دو برس سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ ایک معمولی قابلیت کا درزی بھی دو اڑھائی روپے یومیہ نہایت آسانی سے کما سکتا ہے۔ نیز شہروں کے مقابلہ میں رہائش خوراک کے اخراجات بہت کم ہیں۔ اس لئے احمدی درزیوں کے لئے مستقل معقول روزگار کمانے کا نادر موقعہ ہے فائدہ اٹھایا جائے۔ ہر درزی اپنی سلائی کی مشین ہمراہ لائے۔ ٹانڈہ اڑمڑ ریلوے اسٹیشن ہے جو کہ جالندھر مکیریاں لائن پر واقع ہے اور براستہ بٹالہ بیاس قادیان سے ۷۰ میل اور سری ہرگوبندپور سے صرف ۹ میل کا فاصلہ ہے: ہدایت اللہ احمدی منیجر کارخانہ ایم نور الٰہی اینڈ سنز ملٹری کنٹریکٹرز ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

تاریخ وفات

خان صاحب کہ ہیں فرزند علی نیک صفات
خالد و بدر سے دیندار ولیدوں کی ماں
قبر پر فضل خداوند کی بارش ہو مدام
سال ہجرت تو عیاں "یَغْفِرُہَا اللّٰہُ" سے ہے
موصیہ قبر بہشتی میں ہے "المغفورہ" ۱۳۶۲

آپ کی زوجۂ کبریٰ کی ہوئی آہ وفات
مؤمنہ مخلصہ۔ شوہر کی مُعین الحسنات
اور اولاد ہو بہرہ ور صدری برکات
ماہ شعبان کی دُوُم اور جمعرات کی رات
عمر مرحومہ کی اکمل لکھو اڑسٹھ اور سات

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد } احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور
چندہ نہ دینے والوں کے متعلق } کی خدمت میں ایک مخرج کا معاملہ جنکا اخراج چندہ نہ دینے کی وجہ سے ہوا تھا۔ پیش کیا گیا۔ حضور نے اس پر مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا:-

"جنکا اخراج چندہ نہ ادا کرنے کی وجہ سے ہو انکے ساتھ ہرگز مقاطعہ نہیں ہوتا" ناظر امور عامہ

مسروقہ نوٹ } ہمارے ایک بھائی کے گھر میں پچھلے دنوں سرقہ کی واردات ہوئی ہے جس میں دیگر نقدی و زیور کے علاوہ چار سَو۔ سَو والے ایسے نوٹ بھی ہیں۔ جن کی پشت پر انگریزی میں "GHAZI" لکھا ہوا ہے۔ اگر کسی دوست کی نظر سے کوئی ایسا نوٹ گذرے۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ تار اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ تار وغیرہ کا خرچ ادا کر دیا جائے گا۔

پتہ:- مولوی محمد رمضان احمدی دکاندار منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

اعلانات نکاح } (۱) ۱۴ر جولائی ۴۳ء کو خان عبد المجید خاں صاحب نے بمقام پالم پور لیفٹیننٹ خان بشیر احمد خان ابن خانصاحب کرنل اوصاف علی خان سی۔ آئی۔ ای آف مالیر کوٹلہ کا نکاح اپنی صاحبزادی زبیدہ بیگم کے ساتھ بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ مہر پڑھا۔ (۲) مورخہ ۴۳ء کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں پیر عبد الرحمٰن صاحب پسر حضرت پیر افتخار احمد صاحب کا نکاح اختری بیگم صاحبہ ہمشیرہ غلام احمد صاحب قریشی کوٹ مند یا نوالہ سے بعوض تین صد روپیہ مہر اور (۳) بیگم بنت حضرت پیر افتخار احمد صاحب کا نکاح مولوی عبد الحق صاحب مولوی فاضل پسر ابو فضل بن صاحب اوورسیر ریٹائرڈ سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ (۴) مولوی منیر احمد صاحب دہلوی مولوی فاضل کا نکاح مسماۃ خورشید بیگم صاحبہ بنت ملک غلام علی صاحب سکنہ چک ۱۰۵ جنوبی ضلع سرگودھا سے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا۔ (۵) ملک عنایت اللہ صاحب سکنہ کرڑیال ضلع سیالکوٹ کا نکاح سردار اختر صاحبہ بنت حکیم نبی بخش صاحب ساکن لالہ موسیٰ سے بعوض مبلغ آٹھ صد روپیہ مہر مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت } (۱) حافظ مبین الحق صاحب ابن میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب کی اہلیہ سعیدہ بانو صاحبہ چار ماہ کی علالت کے بعد ۸ر اگست کو فوت ہوگئیں۔ نماز جنازہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ (۲) والدہ صاحبہ غلام محمد صاحب ثالث لاہور فوت ہوگئی ہیں۔ مرحومہ نیک اور متقی خاتون تھیں۔ (۳) مستری عبد الکریم صاحب سکنہ اُڑمڑ ضلع ہوشیار پور ۲۰ر جولائی کو فوت ہو گئے۔ (۴) ناصر احمد خاں صاحب ابن ملک عطا محمد صاحب مرحوم طویل علالت کے بعد کبیر والہ ضلع ملتان میں فوت ہو گئے۔ احباب سب کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

استقلال ـــــ اور ـــــ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی اصل غرض نوجوانان احمدیت میں باقاعدگی اور استقلال سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنا ہی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "خدام احمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہایت ہی ضروری اور اہم کام ہے اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور انکا نیک کاموں میں تسلسل ایک ایسی بات ہے جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا" (مشعل راہ) ـــــ کیا آپ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر تسلسل اور باقاعدگی سے عمل کر رہی ہے؟ ـــــ تمام خدام کا فرض اولین ہے کہ وہ اپنی مساعی میں مداومت پیدا کریں۔ اور کسی لمحہ بھی اس نہایت اہم فریضہ سے غافل نہ ہوں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۹ر اگست۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ہندوستان میں کھانے کی چیزوں کی حالت پر بحث ہوئی۔ جس کے آغاز میں فوڈ ممبر سر عزیز الحق صاحب نے ایک طویل بیان دیا جس میں کہا۔ کہ گذشتہ چار سال سے مختلف ممالک کی اقتصادی حالت بگڑ چکی ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ کی اقتصادی حالت میں بھی گڑبڑ پیدا ہوگئی۔ مگر ہندوستان کو ان مشکلات کا سامنا صرف بارہ ماہ سے ہوا ہے۔ اس سال کے شروع میں گندم۔ جوار اور باجرہ کی فصل بہت اچھی تھی۔ اور یہ سب چیزیں پہلے سے زیادہ پیدا ہوئیں۔ مگر چاول کی پیداوار تیس لاکھ ٹن کم ہوئی۔ سب چیزوں کی پیداوار کو سامنے رکھتے ہوئے کمی کا خیال بھی دل میں نہ لایا جا سکتا تھا۔ صرف بمبئی اور کوچین میں کمی تھی۔ اور حکومت ہند نے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی مگر تھوڑے عرصہ میں اناج کی سپلائی کی حالت ایسی خراب ہوئی۔ کہ اس سے قبل کبھی نہ ہوئی تھی۔ بنگال میں حالت بہت خراب ہوگئی ٹراونکور میں ½ ۱ پونڈ اور بمبئی میں ½ ۱ پونڈ راشن ہے۔ حکومت ہند نے اناج حاصل کرنے کے لئے آرگنائزیشن قائم کرنے کی تجویز کی۔ مگر بعض مشکلات کی وجہ سے اس پر عمل نہ ہو سکا۔ ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ جس نے رپورٹ پیش کر دی ہے۔ اور اب اس کی سفارشات زیر غور ہیں۔ کل بھی اس موضوع پر بحث ہوئی۔

ماسکو ۹ر اگست۔ روسی فوجیں خارکوف اور بریانسک دونوں طرف پیشقدمی کر رہی ہیں بعض دستے خارکوف سے اب صرف ۱۱ میل ہیں۔ ۷۶ میل شمال مغرب میں خارکوف کو جانیوالی ریلوے لائن کے بعض سٹیشنوں پر بھی ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور ۳۰ میل مغرب کی طرف بعض اہم چوکیاں جرمنوں سے چھین چکی ہیں۔ بریانسک کے محاذ پر بھی روسی جرمنوں کا پیچھا کرتے ہوئے برابر بڑھ رہے ہیں۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ کوبان کے دریائی مورچہ پر روسیوں نے مزید حملے شروع کر دئے ہیں۔ دشمن کے ۶۹ ٹینک اور اسی طیارے روسیوں کے ہاتھ آئے۔ کل رات ایک جرمن فوجی افسر نے خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمن فوجوں کو روس میں نازک حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

لنڈن ۹ر اگست۔ سسلی میں کوہ اٹینا کی قلعہ بندیوں پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے اب آٹھویں فوج انڈراسکو پر بڑھ رہی ہے۔ جو دشمن کی آخری سب سے بڑی چھاؤنی ہے مسینا کی طرف جو محوری فوجیں بھاگ رہی ہیں۔ ان کا بھی تعاقب کیا جا رہا ہے۔ ساتویں امریکن فوج بھی مسینا پر بڑھ رہی ہے۔ آٹھویں فوج کے کچھ دستے انڈراسکو سے چھ میل پر ہیں۔ اتحادی طیارے اس طرف جانیوالی تمام سڑکوں پر شدید بمباری کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ انڈراسکو میں دشمن غالباً سخت مقابلہ کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے جنوبی اور وسطی اٹلی سے اپنی فوجوں کو نکال لے جانا منظور کر لیا ہے۔ بشرطیکہ اطالوی حکومت اس امر کا یقین دلائے۔ کہ اٹلی کو اتحادیوں کے یورپ پر حملہ کا بیس نہ بننے دیگی برلین سے ایک کمیشن بھی روم آیا ہوا ہے۔ جو بلقان اور فرانس سے اطالوی افواج جرمنی سے اطالوی مزدوروں کو واپس بھجوانے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔

لنڈن ۹ر اگست۔ وزیر ہند نے کل پارک میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کی کوشش ہوگی۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان آزاد ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ برطانی سلطنت کے نظام کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ اس تجربہ کا پہلا دور ہے۔

لنڈن ۸ر اگست آج بی بی سی نے ہنگری کے عوام کے لئے ایک خاص پروگرام نشر کیا جس میں عوام کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ تیل صاف کرنے والے کارخانوں کے قرب و جوار سے بھاگ جائیں۔ اتحادی طیاروں نے پلوئشتی اور رومانیہ کے تیل کے کارخانوں کو بموں سے تباہ کر دیا ہے۔ اگر ہنگری کے عوام کو اپنی جانیں اور اپنے بال بچوں کی جانیں عزیز ہوں تو وہ تیل کے کارخانوں سے دور بھاگ جائیں۔

لنڈن ۸ر اگست۔ سوئٹزرلینڈ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں بڑی تیزی سے دریائے ڈان کو عبور کر رہی ہیں۔ اب وہ